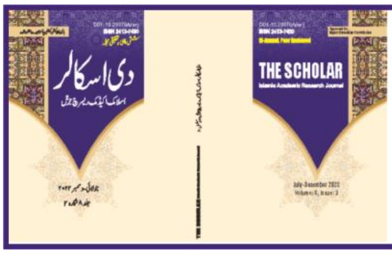

THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

شیخ محمد حیات سندھی کی تصانیف کا تعارفی مطالعہ

AN OVERVIEW ON THE LITERARY CONTRIBUTIONS OF SHEIKH MUHAMMAD HAYAT SINDHI

1- Muhammad Israel Khan
Assistant Professor, Muhiuudin Post Graduate College, Rawalakot.
Email: misraelkh@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0006-0439-8871

2- Naimatullah Soomro
Associate Professor, Islamic Thought and Civilization University of Management and Technology, Lahore.
Email: naimatsooomro296@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-3567-8543

To cite this article:
Khan, Muhammad Israel, and Naimatullah Soomro. “URDU-AN OVERVIEW ON THE LITERARY CONTRIBUTIONS OF SHEIKH MUHAMMAD HAYAT SINDHI.” The Scholar Islamic Academic Research Journal 9, no. 2 (December 21, 2023).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar4

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 9, No. 2 ||July –December 2023 || P. 71- 83
DOI:	10.29370/siarj/issue17urduar4
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	https://siarj.com
Published online:	2023-12-21
Journal is Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library | University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR | Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library | Advanced Sciences Index

BY NC SA
Open Access

شیخ محمد حیات سندھی کی تصانیف کا تعارفی مطالعہ

AN OVERVIEW ON THE LITERARY CONTRIBUTIONS OF SHEIKH MUHAMMAD HAYAT SINDHI

Muhammad Israel Khan, Naimatullah Soomro

ABSTRACT:

No doubt, Sindh has received a distinctive position as the first land in the sub-continent, where the light of Islam spread all over. The region of Sindh has produced many Muslim scholars who were famous all around the Islamic world. One of them was Sheikh Muhammad Hayat Sindhi (d. 1163 A.H). He was one of the most distinguished Islamic scholars, jurists, and prolific authors of the Hanafī School of jurisprudence from Sindh. He was widely regarded as one of the foremost experts of Hadīth and jurisprudential studies, as well as other religious disciplines including Islamic literature. Sheikh Hayat Sindhi was born in Sindh, He acquired basic early education from his father, and after that, he went to Thatta and received education from Muhammad Moin Thattavi and other renowned scholars of Thatta. Then he migrated to Harmain Shareef for higher education in Islamic disciplines. He chose to live in Madinah and started teaching at Masjid e Nabvi. He continued teaching of Hadith for 24 years in Masjid Nabvi at Madinah. He wrote many books on various topics of Islamic studies and the social problems of Muslim society. His books are well known and important amongst Islamic scholars, His books are rich with wisdom, etiquette and ethical values that have been abstracted and retrieved from the Holy Qur'an, Hadiths and jurisprudential approaches of prominent scholars and intellectual evidence. This study focuses on the brief biography of Sheikh

Hayat Sindhi and his work in various fields of Islamic knowledge. This study is also undertaken in response to the deep sense of admiration and appreciation for the books of Sheikh Hayat Sindhi.

KEYWORDS: Muhammad Hayat Sindhi, Thattvi, Sindh, Thatta.
Islam, Scholar, Jurisprudence, Hadith, Biography

کلیدی الفاظ: محمد حیات سندھی، ٹھٹوی، سندھ، ٹھٹھہ۔اسلام، عالم، فقہ، حدیث، سیرت

برصغیر میں سندھ کا خطہ صدیوں سے تاریخ وتمدن، تہذیب وثقافت، علوم وفنون، تصوف وروحانیت اور معارف وعرفان کا مرکز ومنبع رہا ہے، اس خطہ سے تعلق رکھنے والی بعض علمی شخصیات نے اپنی ذہانت وفطانت و مجتہدانہ صلاحیتوں سے مختلف علوم وفنون میں علمی تحقیق و وقیع نگارشات کے ذریعے اپنی عبقریت تسلیم کروائی ہے۔ خصوصاً بارہویں صدی میں سندھ کو علم حدیث اور دیگر دینی علوم کے حوالے سے عظمت ومرکزیت حاصل رہی تھی، یہاں کے ارباب علم ودانش کے علمی وتحقیقی کارناموں کا غلغلہ عالم اسلام میں سنائی دیتا ہے، ان شخصیات میں سے مخدوم ہاشم ٹھٹوی (متوفی ۱۱۷۴ھ)، شیخ ابوالطیب سندھی (متوفی ۱۱۴۹ھ)، ابوالحسن سندھی کبیر (متوفی ۱۱۳۸ھ)، علامہ محمد قائم سندھی (متوفی ۱۱۵۷ھ)، مخدوم معین ٹھٹوی (متوفی ۱۱۶۱ھ) مخدوم ضیاءالدین ٹھٹوی (متوفی ۱۱۷۱ھ) ابوالحسن صغیر سندھی (۱۱۸۷ھ)، شیخ فقیر اللہ علوی (۱۱۹۵ھ) وغیرہ معروف ہیں، ان میں سے بعض اہل علم نے سندھ میں رہ کے دینی علوم کی ترویج کرتے رہے، بعض نے حجاز مقدس کا سفر کرکے عالم اسلام کو اپنے علم وفضل سے فیضیاب کیا۔ان شخصیات میں سے شیخ حیات سندھی ثم مدنی (متوفی ۱۱۶۳ھ) بھی ایک ہیں، آپ اپنے عہد کے عظیم محدث وفقیہ، ممتاز عالم دین ومفکر ومصلح تھے، ان کی ہمہ جہت شخصیت دنیا کے علمی حلقوں میں ممتاز مقام رکھتی ہے، اس مقالے میں ان کی تصانیف وتالیفات کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

مختصر احوال وآثار:

علامہ شیخ محمد حیات سندھی سندھ کے شہر گھوٹکی (سکھر) کے قریب عادل پور نامی گاؤں کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، بعض اہل علم کے نزدیک آپ اندازاً سنہ ۱۰۸۰ھ کے آس پاس پیدا ہوئے تھے۔[1] آپ کی کنیت ابوالبقاء تھی.[2] آپ کے

---

[1]Sindhi, Dr Abdul Qayyum, Suttor min Hayat Muhadith ul Madina Sheikh Muhammad Hayat Sindhi, (Makkah: Umm al Qura University, 1423), p.5

[2] Dimishqi, Abdur Razzaque Bin Hasan, Hilyatul Bashar fi Tareekh al Qarn us Salis Ashar, (Beirut: Dar Saadir, 1993), p. 1563

والد کا نام ملا ابراہیم المعروف ملا فلاریو تھا، آپ کا تعلق چاچڑ قبیلے سے تھا، مخدوم صاحب نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے علاقہ میں ہی اپنے والد گرامی و دیگر اساتذہ کرام سے حاصل کی۔[3]

علمی اسفار اور تعلیم و تربیت:

ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد مزید حصول تعلیم کے لیے مخدوم حیات سندھی سندھ کے معروف علمی مرکز ٹھٹہ کا رخ کیا، جہاں مخدوم معین ٹھٹوی (متوفی ۱۱۶۱ھ) اور بہت سے نامور اساتذہ کرام کے یہاں علوم متداولہ کی تکمیل کی۔[4] آپ نے اپنی علمی تشنگی کو بجھانے کے لیے ٹھٹھ کے بعد نقل مکانی کر کے ارض مقدسہ حجاز کا قصد کیا اور وہاں کے کثیر علماء و مشائخ سے مختلف علوم و فنون میں کمال حاصل کیا، اور شہر محبوباں مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار کر کے درس و تدریس اور حدیث نبوی کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہوگئے، کہا جاتا ہے آپ نے مدینہ منورہ میں مسلسل چوبیس سال تک درس حدیث دیتے رہے۔[5]

ممتاز اساتذہ کرام و اجازات و اسانید:

جن علما و مشائخ سے علوم نقلیہ و عقلیہ میں فیضیاب ہوئے یا اجازت حدیث و کتب ملی ان میں بعض معروف شخصیات کے اسماء یہ ہیں: العلامۃ الاصولی محمد معین ٹھٹوی (متوفی ۱۱۶۱ھ)، شیخ ابوالحسن بن عبدالہادی سندھی (متوفی ۱۱۳۸ھ) خاتم المحققین، مسند حجاز شیخ حسن بن علی عجیمی (متوفی ۱۱۱۳ھ)، علامہ شیخ محمد بن احمد نخلی (متوفی ۱۱۳۰ھ)، حافظ حجاز و مشہور محدث عبداللہ بن سالم بصری مکی (متوفی ۱۱۳۴ھ)، شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم مدنی (متوفی ۱۱۴۵ھ) اور شیخ ابوالمکارم محمد بن اشرف بن آدم نقشبندی (متوفی ۱۱۴۹ھ) وغیرہ معروف شخصیات ہیں۔[6]

سلسلہ طریقت:

تصوف و طریقت کے سلاسل میں آپ کے بارے میں اہل علم لکھتے ہیں، آپ نقشبندی سلسلہ سے وابستہ تھے۔[7]
علامہ عبدالرحمن بن سلیمان الاہدل (متوفی ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں: مجھے شیخ حیات سندھی نے تمام کتب و اذکار سمیت نقشبندی و

[3] Qanouji, Muhammad Siddique Khan, Abjad ul Uloom, (Beirut: Dar Ibn e Hazam, 2002), p.665
[4] Hasani, Abdul Hay bin Fakhar uddin, Nuzhat al Khawatir, (Beirut: Dar Ibn e Hazam, 1999), vol. 06, p.815
[5]Ibid 815 /6 ،
[6] Muradi, Muhammad bin Khalil, Silk al Durar fi ayān al Qarn al Sani ashar, (Beirut: Dār Al-Kutub Al-Ilmiyāh 1988) 04: 34.
[7]

قادری سلاسل کی اجازت سے نوازا تھا۔[8] علامہ عبدالرحمٰن بن حسن جبرتی لکھتے ہیں: مجھے شیخ حیات سندھی سے نقشبندی طریقہ کی اجازت ملی ہوئی تھی۔[9]

چند ممتاز تلامذہ واجازت یافتگان:

مخدوم حیات سندھی تقریباً ۲۴ سال تک مدینہ منورہ میں درس وتدریس میں مشغول رہے،آپ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے، ممتاز اہل علم وفضل میں سے بعض کے نام یہ ہیں: ابوالحسن صغیر سندھی (۱۱۸۷ھ)، شیخ فقیراللہ علوی (۱۱۹۵ھ)، علامہ محمد قائم سندھی (متوفی ۱۱۵۷ھ)، شیخ حسن بن ابراہیم جبرتی حنفی (متوفی ۱۱۸۸ھ)، سید محمد فاخرالہ آبادی (متوفی ۱۱۶۴ھ)، شیخ شہاب احمد بن محمد بن عبدالہادی قاطن الصنعانی، شیخ خیرالدین بن محمد زاہد سورتی (متوفی ۱۲۰۶ھ) شیخ سید سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل، شیخ عبد الخالق بن زین ابی بکر مزجاجی، شیخ عبد الرحمن بن مصطفی العیدروس باعلوی، سید عبدالقادر بن احمد حسنی کوکبانی، شیخ عبدالقادر بن خلیل بن عبدااللہ کدک زادہ رومی مدنی، محدث حلب عبدالکریم بن احمد بن علوان شراباتی، شیخ علی بن عبدالرحمٰن استنبولی (متوفی ۱۱۸۳ھ)، سید غلام علی آزاد بلگرامی (متوفی ۱۲۰۰ھ)، شیخ احمد بن عبدالرحمٰن سندھی، شیخ محمد سعید صفر (متوفی ۱۱۹۲ھ)، شیخ الامام محمد بن اسماعیل امیر الصنعانی (متوفی ۱۱۸۲ھ)، شیخ علیم اللہ بن عبدالرشید لاھوری، شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی (متوفی ۱۲۰۶ھ)، شیخ محمد بن محمد بن عبداللہ مالکی فاسی، محدث العراق ابوالبرکات عبداللہ بن الحسین بن مرعی عباسی بغدادی، شیخ علی آفندی بن عبدالرحمن استانبولی (متوفی ۱۱۸۳ھ)، شیخ عبدالکریم بن عبدالرحیم داغستانی، شیخ علی بن صادق داغستانی، سید علی بن ابراہیم بن جمعۃ عبسی، شیخ علی بن محمد آفندی، زہری، مفتی محمد زین العابدین بن عبداللہ خلیفتی، مدنی، محدث شام محمد بن احمد بن سالم سفارینی نابلسی، محدث ابوالسعود محمد سعید بن ابی البرکات عبد االلہ عباسی، شیخ محمد بن صالح بن رجب المعروف مواہبی حلبی قادری وغیرہ معروف تلامذہ ومستفدین ہیں۔[10]

تبحر علمی ودرس وتدریس:

مخدوم حیات سندھی حجاز مقدس میں سندھ کے ممتاز علمی شخصیت ومحدث ابوالحسن سندھی کبیر (متوفی ۱۱۳۸ھ) کے پاس مروجہ دینی علوم مثلاً علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، تصوف وغیرہ مختلف علوم میں کمال بصیرت حاصل کی، حجاز مقدس کے جید علماء ومشائخ نے آپ کے علم حدیث وتفقہ کی تحسین کی ہے، مولوی رحمان علی تذکرہ علمائے ہند میں لکھتے ہیں: شیخ محمد

---

[8] Faheemi, Abdullah, Peshawar Islamicus, Peshawar: Peshawar Islamicus, 2022, p. 240

[9] Jibrti, Abdul Rahman bin Hasan, Tarkeekh Ajaeb ul Athar, (Beirut: Dār Al Jel), v:1 p: 126.

[10] Dr. Rafiq Ahmed, *Sheikh Muhammad Hayat Sindhi,* (Jamshoro: Sindhī Adabī Board 2009), p. 2

حیات سندھی عالم ربانی، محدث عظیم اور عالم باعمل تھے، ان کی تمام عمر درس حدیث نبوی میں مشغول رہی۔[11] آپ روزانہ صبح کی نماز سے پہلے درس حدیث دیا کرتے تھے، عرب وعجم کا جم غفیر ان سے مستفیض ہوتا تھا، نیز حرمین شریفین سمیت مصر، شام، روم اور ہند کے عوام وخواص ان کی مجالس میں شریک ہو کر علمی تشنگی بجھاتے تھے۔[12] بقول عبدالحی حسنی: انہوں تقریبا ۲۴ سال تک مدینہ منورہ میں درس وتدریس واشاعت حدیث میں مشغول رہے۔[13]

شیخ محمد حیات سندھی علماء ومشائخ کی نظر میں:

کثیر اہل علم وارباب نظر نے شیخ حیات سندھی کی علمی عظمت وفضیلت کا اعتراف کر کے انہیں عمدہ القاب سے نوازا ہے: علامہ خلیل مرادی لکھتے ہیں: آپ ایک متقی وپرہیزگار شخصیت تھے، درس وتدریس کے علاوہ لوگوں سے میل جول بہت کم رکھتے تھے، آپ کا ایک عرصہ سے یہ مشغلہ تھا کہ مسجد نبوی میں جماعت پہلی صف میں ادا کرتے تھے۔[14]

علامہ آزاد بلگرامی سبحۃ المرجان میں لکھتے ہیں: شیخ محمد حیات سندھی کا شمار علمائے ربانین اور جید محدثین میں سے ہوتا ہے، آپ علم وعمل کا حسین سنگم تھے، آپ کا ظاہر وباطن نہایت ستھرا تھا۔[15]

ابوالحسن صغیر سندھی (۱۱۸۷) ان کی توصیف میں رقم طراز ہیں: **عمدة الأعلام المحدثين، بقية النقاد والمسندين، عالم المدينة فى عصره، الممتاز، بالذب عن الخبر ونصره، حميد الذات وفريد الصفات، نعمة الله المهداة الشيخ محمد حياة السندى المدنى.**[16]

صاحب تراجم اعیان المدینۃ فی القرن 12 لکھتے ہیں: **العلامة المحدث الف هامة حامل لواء السنة بمدينة (سيد الأنس، كان فاضلاً/ محققا، وماهرا مدققا، دائم أوقاته فى المطالعة والدروس.**[17]

---

[11] Molvi, Rehman Ali, Tazkira e Ulma e Hind, (Karachi: Pakistan Historical society, 2003), p. 365

[12] Qanouji, Muhammad Siddique Khan, Abjad ul Uloom, (Beirut: Dar Ibn e Hazam, 2002), p.665

[13] Hasani, Abdul Hay bin Fakhar uddin, Nuzhat al Khawatir, (Beirut: Dar Ibn e Hazam, 1999), vol. 06, p.815

[14] Muradi, Muhammad bin Khalil, Silk al Durar fī ayān al Qarn al Sani ashar (Beirut: Dār Al-Kutub Al-Ilmiyāh 1988) 04: 34.

[15] Bilgrami, Ghulam Ali Azad, Subhat ul Marjan fi Aasar e Hindustan (Beirut: Dar al-Rafidin 2015) 177

[16] Sindhi, Dr Abdul Qayyum, Suttor min Hayat Muhadith ul Madina Sheikh Muhammad Hayat Sindhi, Makkah: Umm al Qura Universiy, 1423, p.5

[17] Author unknown, Tarajim Ayān al Madina fi alqarn 12 (Jeddah, Dār Al Shurooq) 68.

ابجد العلوم میں ہے: شیخ محمد حیاۃ السندی المدنی: کان من العلماء الربانیین وعظماء المحدثین قرن العلم بالعمل وزان الحسن بالحلل.[18]

وصال پر ملال:

آسمان علم و فضل کا یہ نیر تاباں کثیر علمی ورثہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں ۲۶ صفر ۱۱۶۳ھ بمطابق ۴ فروری ۱۷۵۰ء بروز بدھ کو غروب ہوا۔ مسجد نبوی میں گنبد خضریٰ کے سائے میں آپ کی نماز جنازہ ادا ہوئی اور جنت البقیع میں تدفین کی سعادتِ عظیم حاصل کی۔[19] ان کے شاگرد رشید میر غلام علی آزاد بلگرامی "رحلۃ شیخی" میں سے تاریخ وفات نکالی ہے۔[20]

تصنیف وتالیفات کا مختصر تعارف:

مخدوم حیات سندھی کو متداولہ علوم پر کامل دسترس واعلیٰ بصیرت حاصل تھی، آپ درس وتدریس کے علاوہ تصانیف وتالیفات میں بھی منہمک رہے، علامہ خلیل مرادی نے بعض تصانیف کا نام لکھنے کے بعد لکھتے ہیں: ان کے علاوہ بعض اور رسائل بھی ہیں جو کہ تحقیق وتدقیق سے مزین ہیں۔[21] لہٰذا آپ کی علمی و تحقیقی تصانیف کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ ان کی بعض تصانیف وتالیفات زیور طباعت سے آراستہ ہو کر عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں، یہاں بعض تالیفات کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

تحفۃ المحبین شرح الاربعین للنووی:

علامہ ابوزکریا یحی بن شرف نووی (متوفی ۶۷۶ھ) کی مشہور و معتمد کتاب اربعین نووی جو کسی تعارف کے محتاج نہیں، کثیر اہل علم نے اس کتاب مستطاب کی شرح کی ہے، اس طرح مخدوم حیات سندھی نے بھی اس کی جامع و مختصر شرح کی ہے، اس میں مختصراً آپ نے امام نووی کی اربعین کی توضیح و تشریح کی ہے۔ یہ شرح ڈاکٹر محمد بن احمد بن طالب عیسی کی تحقیق سے دار الحضارۃ للنشر والتوزیع ریاض سے ۲۰۱۱ھ میں طبع ہو چکی ہے، اس کے علاوہ حکمت حریری اور مولانا عبدالوہاب چاچڑ کی کی تحقیق سے بھی مختلف مقامات سے یہ شرح طبع ہو چکی ہے۔

[18] Qanouji, Muhammad Siddique Khan, Abjad ul Uloom, (Beirut: Dar Ibn e Hazam, 2002), p.665

[19] Wafai, Din Muhammd, *Tazkira e Mashaheer e Sindh,* (Jamshoro: Sindhī Adabī Board 2021), vol 3, p.75

[20] Bilgrami, Ghulam Ali Azad, Subhat ul Marjan fi Aasar e Hindustan (Beirut: Dar al-Rafidin 2015) 178

[21] Muradi, Muhammad bin Khalil, Silk al Durar fi ayān al Qarn al Sani ashar Beirut: Dār Al-Kutub Al-Ilmiyah, 1988) 04: 34.

شرح الاربعین حدیث من جمع الکلم للملا علی القاری:

مشہور حنفی محقق ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے رسول اکرم کی وہ احادیث جمع کی ہیں جن کے الفاظ و کلمات مختصر ہوں مگر معانی و مطالب وسیع ہوں، ان کو محدثین کی اصطلاح میں جوامع الکلم کہا جاتا ہے، ملا علی قاری نے اربعین یعنی چالیس ایسی احادیث جو جوامع الکلم پر مشتمل ہیں، انہیں جمع کیا۔ علامہ حیات سندھی نے اس کتاب کی شرح کرتے ہوئے احادیث کی تخریج کے ساتھ اگر اس حدیث پر اگر فنی کلام ہے تو اس پر گفتگو کی، نیز مشکل وادق لفظوں کی توضیح کے ساتھ مختصر شرح کی ہے۔ یہ شرح شیخ ابواحمد علی بن احمد الکندی المرر کی تحقیق سے ۲۰۰۶ء میں دبئی سے طبع ہو چکی ہے۔

الجنۃ فی عقیدۃ اہل السنۃ:

یہ کتاب بھی علم کلام کی ابحاث پر مشتمل ہے، اس میں رب کائنات کے وجود و صفات کے ساتھ ساتھ جنت، حشر، قبر و صراط مستقیم، وغیرہ پر جمہور اہل سنۃ کے متفق عقائد بیان کئے ہیں، یہ کتاب ڈاکٹر عبد القیوم بن عبد الغفور سندھی کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۰۴ء میں مکتبۃ الاسدی، جامعہ ام القریٰ، مکۃ المکرمہ سے شائع ہو چکی ہے۔

شرح مقدمۃ عقائد اہل سنۃ:

یہ رسالہ علم کلام سے متعلق ہے، اس میں اہل سنۃ کے معروف عقائد کی توضیح کی گئی ہے، رؤیت باری تعالیٰ، کلام الٰہی کے قدیم ہونے کے بارے میں، صفات الٰہی کے بارے میں تحقیق ہے، یہ رسالہ بھی نزار حمادی کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے۔

رکضۃ فی ظہر الرفضۃ:

یہ کتاب روافض کے عقائد کی تردید میں لکھا گیا ہے، اس میں خلافت، صحابہ کرام پر اعتراضات کے جوابات، تقیہ اور روافض کے مختلف عقائد اور ان کا ردعمدگی سے کیا گیا ہے، اس کتاب پر جامعہ اسلامیہ، غزہ کے اصول الدین ڈپارٹمنٹ سے محمود بن محمد حمدان نے ۲۰۱۵ء میں دراسۃ و تحقیق کر کے ڈگری حاصل کی ہے۔

موقظ الہمم فی شرح الحکم (العطائیہ):

یہ کتاب عارف باللہ احمد بن محمد بن عبد الکریم بن عطاء اللہ سکندری (متوفی ۷۰۹ھ) کی مشہور کتاب الحکم العطائیہ کی مختصر و جامع شرح ہے، اس میں حقائق ِ توحید و تصوف اور تزکیہ نفس کے حوالے سے نفیس اور جامع ابحاث ہیں۔ یہ کتاب نزار حمادی کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۱۰ء میں دار مکتبہ معارف بیروت سے طبع ہو چکی ہے، نیز ڈاکٹر عاصم ابراہیم کیالی کی تحقیق سے کتاب ۲۰۱۲ء میں ناشرون، بیروت سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

شرح الحکم الحدادیۃ:

شیخ عبد اللہ باعلوی حداد حضرمی (متوفی ۱۱۲۴ھ) کی کتاب الحکم الحدادیہ کی مختصر شرح جو کہ نزار حمادی کی تحقیق سے دار الضیاء للنشر والتوزیع، کویت سے شائع ہو چکی ہے۔ نیز ڈاکٹر عاصم ابراہیم کیالی کی تحقیق سے دار لکتب العلمیہ، بیروت نے ۲۰۲۲ء میں بھی اس کتاب کو شائع کیا ہے۔

شرح قصیدۃ الامام الحداد (الزم باب ربک):

شیخ عبداللہ باعلوی حداد حضرمی (متوفی ۱۱۲۴ھ) کے تحریر کردہ اس قصیدہ کی شرح بھی نزار حمادی کی تحقیق کے ساتھ طبع ہو چکی ہے، یہ رسالہ نیٹ پر بھی میسر ہے۔

مختصر الزواجر لابن حجر مکی:

علامہ احمد ابن حجر ہیتمی مکی (متوفی ۹۷۳ھ) کی معروف کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" کا علامہ حیات سندھی نے اختصار کیا ہے، یہ کتاب ابھی تک طبع نہیں ہوئی مگر اس کے مخطوطات مختلف مقامات پر موجود ہیں، جیسے مکتبۃ الحرم المکی میں مخطوطات نمبر ۴۰۵۷ پر موجود ہے، اس طرح اسلامیہ کالج پشاور میں بھی اس کا ایک نسخہ محفوظ ہے، اس طرح مکتبہ معروفیہ میں بھی اس کا مکمل نسخہ موجود ہے۔[22]

تحفۃ الانام فی العمل بحدیث النبی علیہ الصلوۃ والسلام:

یہ رسالہ بھی حدیث پر عمل کے حوالے سے بہترین تحقیق پر مشتمل ہے، آپ نے واضح کیا کہ اگر صحیح حدیث موجود ہو تو ائمہ کرام کے اقوال کو ترک کرنا لازم ہے، نیز آپ نے عام لوگوں کے لیے حدیث پر عمل کرنے کے حوالے سے مختلف آئمہ و محدثین کے اقوال سے نفیس گفتگو کرتے ہوئے لکھا کہ اگر حدیث کے معانی و مطالب کے بارے میں عوام کو معلومات نہ ہوں تو پھر ان کے لیے کسی امام کی تقلید لازم ہے۔ یہ رسالہ ڈاکٹر ابو علی طہ بو سریح کی تحقیق و تعلیق سے دار ابن حزم، بیروت سے شائع ہو چکا ہے۔

الایقاف علی سبب الاختلاف:

یہ رسالہ صحابہ کرام و علماء مجتہدین کے اختلافات کی نوعیت و اسباب پر نادر علمی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں وہ اسباب بھی لکھے ہیں جن کی بناء پر حدیث پر عمل ترک کر سکتے ہیں، نیز فقہاء کرام کی تحقیقات کا نچوڑ بھی بیان کر دیا ہے۔ یہ رسالہ مختلف مقامات سے طبع ہو چکا ہے، اس رسالے کی تحقیق و تخریج ابو ہمام محمد بن علی صومعی نے کی ہے۔

شرح علی الترغیب والترہیب للمنذری (۲ جلدیں):

حافظ حدیث ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی منذری (متوفی ۶۰۶ھ) وعظ و نصیحت پر مشتمل احادیث کی کتاب ترغیب و ترہیب کی شرح ہے، علامہ جعفر کتانی لکھتے ہیں: یہ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل شرح ہے۔[23] نیز علامہ خلیل مرادی نے

---

[22] Dr. Rafiq Ahmed, *Sheikh Muhammad Hayat Sindhi,* (Jamshoro: Sindhī Adabī Board 2009), 426

[23] Kattani, Muhammad Jafar Bin Idress,Risaltul Mustatrifa, (Beirut: Dār al Bashir al Islamia 2000) 181.

بھی شرح ترغیب وترہیب کا تذکرہ کیا ہے۔[24] افسوس اس شرح کا مخطوطہ محفوظ ہے یا مفقود ہے، اس حوالے سے مزید معلومات پر رسائی نہ ہو سکی۔

فتح الغفور فی وضع الایدی الصدور:

یہ کتاب اہل علم کے نزدیک مشہور مسئلہ کے بارے میں ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے رکھنے ہیں یا ناف کے اوپر، اس حوالے سے آپ نے حنفی ہونے کے باوجود تحقیق سے ثابت کیا کہ نماز میں ناف سے اوپر ہاتھ رکھنا چاہیے۔ یہ کتاب عربی وارد و میں مختلف مقامات سے شائع ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی نے اپنی تحقیق سے مکتبۃ الغرباء الاثریۃ مدینہ منورہ سے ۱۴۱۹ھ میں شائع کروائی تھی۔ نیز علامہ قائم سندھی نے اس رسالہ کا رد بنام "فوز الکرام بما ثبت فی وضع الیدین تحت السرۃ او فوقہا تحت الصدر عن الشفیع المظلل بالغمام" کیا ہے جو کہ دار لکتب العلمیہ، بیروت سے ۲۰۲۲ء میں مفتی حسان مدنی عطاری کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔

درۃ فی اظہار غش نقد الصرۃ:

یہ رسالہ بھی نماز میں ہاتھ باندھنے کے حوالے سے ہے، اس میں آپ نے مخدوم ہاشم ٹھٹوی کے رسالہ "درہم الصرۃ فی وضع الیدین تحت السرۃ" کا رد کیا ہے۔ نماز میں ہاتھ باندھنے کے حوالے سے "درہم الصرۃ فی وضع الیدین تحت السرۃ"، "ترصیع الدرۃ علی درہم الصرۃ"، "معیار النقد فی تمییز المغشوش عن الجیاد" از ہاشم ٹھٹوی اور "درۃ فی اظہار غش نقد الصرۃ" از حیات سندھی یہ رسائل احمد رامی مروان الشویلہ کی تحقیق سے ۱۴۳۸ھ میں دار الصالح قاہرہ سے شائع ہو چکے ہیں۔

رسالۃ فی حکم اعفاء اللحی:

یہ رسالہ داڑھی کے واجب ہونے اور داڑھی کے مقدار پر عمدہ تحقیق پر مشتمل ہے۔ کہا جاتا ہے مخدوم معین ٹھٹوی نے "نیر الضحیٰ فی حکم قص اللحیٰ" رسالہ لکھا جس میں داڑھی رکھنا مستحب قرار دیا ہے اور کہا یہ سنت تعبدیہ نہیں بلکہ سنت عادیہ میں شامل ہے۔ حیات سندھی نے ان کا اس رسالے میں رد کیا ہے، یہ رسالہ ڈاکٹر ابو عبد الرحمن عبد المجید جمعہ کی تحقیق وتعلیق سے ۲۰۰۷ھ میں دار الفضیلۃ الجزائر سے چھپ چکا ہے۔

[24] Muradi, Muhammad bin Khalil, Silk al Durar fī ayān al Qarn al Sani ashar (Beirut: Dār Al-Kutub Al-Ilmiyāh) 04: 34.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 2 || July-December 2023 || P. 71-83
https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar4

رد قرۃ العین فی البکاء علی الحسین:

مخدوم معین ٹھٹوی نے ایک رسالہ بنام "قرۃ العین فی البکاء علی الحسین" لکھا جس میں انہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے غم میں محرم میں غم اور ماتم کرنا جائز لکھا ہے، اس رسالے کا حیات سندھی نے عمدہ رد کیا ہے، اس رسالے کا نام "اظہار غین قرۃ العین فی البکاء علی الحسین" ہے۔[25]

رد رسالۃ الشیخ محمد معین التتوی فی مسئلۃ فدک وارث الانبیاء:

یہ رسالہ مخدوم معین ٹھٹوی کے رد میں لکھا ہے، اہلسنت واہل تشیع میں باغ فدک کا مسئلہ معرکۃ الاراء رہا ہے، اس حوالے سے مخدوم معین ٹھٹوی کا موقف اہلسنت سے مختلف ہے، حیات سندھی نے مخدوم معین کا اس رسالے میں رد کیا ہے۔[26]

رد مواہب سید البشر:

یہ رسالہ مخدوم معین ٹھٹوی کے رسالہ مواہب سید البشر کے رد میں لکھا تھا، مگر اس کا کوئی نسخہ ابھی تک نہیں ملا، باقی اس رسالے کے رد میں پھر مخدوم معین ٹھٹوی نے "رسالۃ فی جواب عن ما اوردا الشیخ محمد حیات علی مواضع مواہب سید البشر" لکھا۔[27]

رسالۃ کراہیۃ الاخضاب بالسواد:

داڑھی اور سر کے بالوں کو کالا خضاب لگانے کے بارے میں اہل علم کی مختلف آراء ہیں، اس اختلافی مسئلے کے بارے میں مخدوم حیات سندھی نے تحقیق کر کے یہ رسالہ تحریر کیا۔ یہ رسالہ مخدوم معین ٹھٹوی کے رسالہ "غایۃ الاعتماد فی مسئلۃ الاختضاب" کا رد ہے، یہ رسالہ ابھی تک طبع نہیں ہوا، اس کے نسخے مختلف لائبریوں میں محفوظ ہیں۔[28]

الرد الحجۃ الجلیۃ فی الرد علی من قطع الافضلیۃ:

حضرت سیدنا صدیق اکبر کی تمام صحابہ کرام سے افضیلت پر اہلسنت کا اتفاق ہے، اس پر ان کے استاد مخدوم معین ٹھٹوی (۱۱۶۱ھ) نے اہلسنت کی راہ سے ہٹ کر انکار کیا اور کہا کہ افضیلت قطعی دلائل سے ثابت نہیں، لہذا ان کے قائلین کو بدعتی کہنا مناسب نہیں، اور اس پر ایک رسالہ بنام "الحجۃ الجلیۃ فی رد من قطع بالافضلیۃ" لکھا، محمد حیات سندھی نے ان کا رد "الرد

[25] Rajpar, Muhammad Anas, Makhdoom Moin Thattavi ain un jo Falsafo, (Hyderabad: Dr NA Baloch Institute for heritage research, 2013), p. 70
[26] Ibid, p.70
[27] Ibid, p.71
[28] Ibid, p.71

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 2 || July-December 2023 || P. 71-83
https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar4

الحجۃ الجلیۃ فی الرد علی من قطع الافضلیۃ (العطیۃ العلیۃ فی مسئلۃ الافضلیۃ)'' تحریر کر کے اہلسنت کے متفق عقیدے کو احادیث و فقہاء کرام کی تحقیق سے ثابت کیا، اس رسالے کے عکس نیشنل میوزیم کراچی اور قاسمیہ لائبریری کنڈیارو میں موجود ہیں۔[29]

رسالۃ آداب المعلم:

یہ رسالہ اساتذہ و معلمین کے آداب پر مشتمل ہے، یہ رسالہ سمیر یحیٰ سمراد نے دار الفضیلۃ الجزائر سے ۲۰۱۱ء میں شائع کروایا ہے۔ محمد طاہر بن عبدالقیوم نے مجلہ دی اسکالر میں شمارہ ۲ میں جنوری تا جون ۲۰۱۶ء میں اس کا عربی متن شائع کیا ہے۔

رسالۃ فی فضل معاویۃ:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و عظمت پر مشتمل اس رسالے کا اردو ترجمہ مفتی عبداللہ فہیمی نے کیا ہے، یہ رسالہ دفاع سیدنا امیر معاویہ (رسائل فی افضال معاویہ) کے مجموعہ میں شامل ہے جو کہ دار اسلام، لاہور ۲۰۱۳ میں شائع ہوا ہے۔[30]

رسالۃ تحریم الاجارۃ علی العبادۃ:

یہ رسالہ قرآن کریم کی تلاوت پر معاوضہ لینے کے حوالے سے ہے، اس میں مخدوم حیات سندھی نے تلاوت قرآن کے عیوض پیسے لینا حرام ثابت کیا ہے، یہ رسالہ مکتبہ معروفیہ ٹیاری اور مکتبہ قاسمیہ کنڈیارو میں محفوظ ہے۔[31]

رسالۃ فی النہی عن عشق المردان والنسوان:

امرد لڑکوں اور اجنبی عورتوں سے دوستی رکھنا، ان سے بے جا نسیت کی مذمت پر آپ نے ایک مختصر تحریر لکھی جس میں آپ نے مختلف کتب سے اس دوستی کو حرام لکھا، یہ رسالہ ابھی تک شائع نہیں ہوا، اس رسالے کے مختلف نسخے موجود ہیں۔[32]

فتح الودود فی تکلم فی مسالۃ العینیۃ و وحدۃ الوجود:

یہ رسالہ جو کہ ابھی تک زیور تحقیق سے آراستہ نہیں ہوا، اس کے مختلف نسخے دنیا کے معروف کتب خانوں میں موجود ہیں، جیسا کہ مکتبۃ الظاہریہ دمشق میں اور دار للکتب المصریۃ میں موجود ہے۔[33]

---

[29] Ibid, p.70

[30] Qadri, Muhammad Razaul Hasan, Difa Syyudna Maviya, Lahore: Darul Islam, 2013, p. 17

[31] Dr. Rafiq Ahmed, *Sheikh Muhammad Hayat Sindhi,* (Jamshoro: Sindhī Adabī Board 2009), 463

[32] Ibid, p.439

[33] Ibid, p.446

الانوار الاحمدیۃ فی اسرار النقشبندیۃ:

سلسلہ نقشبندیہ اور تصوف کے سالک کے لیے اسباق اور نقشبندی سلسلے کے اسرار و رموز، تلقین و ذکر اور پر مشتمل یہ رسالہ دنیا کی مختلف لائبریریوں میں محفوظ ہے۔[34] اس رسالے کے نسخے مکتبہ اسعد آفندی اور مکتبہ قسطمون ترکی میں محفوظ ہے۔[35]

الاعانۃ الصمدیۃ فی الطریقۃ النقشبندیۃ:

یہ رسالہ بھی نقشبندی سلسلے اور اس کے معاملات پر مشتمل ہے، اس میں مراقبہ، تصور شیخ وغیرہ کے بارے میں معلومات موجود ہے، یہ رسالہ عاشر آفندی سلیمانیہ، اور مکتبہ رشید آفندی ترکی میں موجود ہے۔[36]

رسالۃ فی تحریم الدخان:

یہ رسالہ تمباکو اور سگریٹ نوشی کے دنیوی و اخروی نقصانات پر مشتمل ہے، اس میں آپ نے تمباکو وغیرہ کے بارے میں شریعت کا حکم بیان کیا ہے۔[37]

رسالۃ فی ابطال الضرائح:

اس رسالے کے بارے میں قاضی عبدالنبی کو کب نے لکھا ہے، بقول ڈاکٹر رفیق احمد ممکن یہ رسالہ ردبدعۃ التعزیہ ہو، کیونکہ لفظ ضریح تعزیہ کے لیے بھی معروف ہے۔[38]

رد بدعۃ التعزیۃ:

یہ رسالہ مروجہ تعزیہ و تابوت کے رد میں ہے، یہ رسالہ بھی مخطوطہ کی صورت میں محفوظ ہے۔[39]

زاد المتقی والمہتدی:

یہ رسالہ اخلاقیات و نصائح پر مشتمل ہے، اس میں مخدوم صاحب نے تقوی و پرہیز گاری اور اس پر استقامت کے لوازمات پر نفیس گفتگو فرمائی ہے، یہ رسالہ بھی زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے۔

---

[34] Balot, Ali Raza Qura, Mujim Tareekh Turathal Islami, (Turkey: Daral Uqba), vol 5, p. 3413

[35] Faheemi, Abdullah, Peshawar Islamicus, Peshawar: Peshawar Islamicus, 2022, p. 240

[36] Ibid, p.242

[37] Dr.Radiq Ahmed, *Sheikh Muhammad Hayat Sindhi,* (Jamshoro: Sindhī Adabī Board 2009), 465

[38] Ibid, p.512

[39] Ibid, p.511

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 2 || July-December 2023 || P. 71-83
https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar4

اتخاذ المأتم من المأثم:

شیخ محمد حیات سندھی نے عاشورہ و محرم میں ہونے والی بدعات اور ماتم کے رد میں لکھا ہے۔[40]

فتح اللطیف فی اجوبۃ اسئلۃ الشریف:

یہ رسالہ وحدۃ الوجود، ابن عربی، ماں باپ کے حقوق، اجنبیہ عورت کے بارے میں احکام، ذکر اذکار، گداگری اور موسیقی وغیرہ کے بارے میں مختلف سوالات کے کامل جوابات پر مشتمل ہے۔ اس کا ایک نسخہ کتابخانہ مجلس کے جلد ا، شمارہ ۱۶۱۸۰ کے مجموعہ رسائل میں موجود ہے۔ نیز ڈاکٹر رفیق احمد نے اپنی کتاب شیخ محمد حیات میں بھی اس رسالے کا تذکرہ کیا ہے۔[41] غالباً صاحب معجم تاریخ التراث الاسلامی فی مکتبات العالم نے اس رسالے کا ذکر اس عنوان سے کیا ہے: اجوبۃ وفتاوی فقہیہ للشیخ محمد حیات سندھی۔[42]

ان کے علاوہ مخدوم حیات سندھی کے بعض ان رسائل مختصر مسلسلات السخاوی، رسالہ فی رد بعض رسوم الجاہلیۃ، الاحادیث المسلسلۃ اور ثبت محمد حیات سندھی وغیرہ کے نام بھی ملتے ہیں، مگر ان کے بارے میں حتمی معلومات موجود نہیں ہے۔

خلاصہ تحقیق:

شیخ الاسلام محمد حیات سندھی ایک عظیم محدث، مصلح، صاحب تصانیف کثیرہ، ایک نابغہ عصر اور عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت تھیں، ان کی تصانیف و سوانح کے مطالعہ سے یہ عیاں ہوتا ہے آپ عقلی و نقلی علوم پر کمال دسترس رکھتے تھے، آپ نے علم حدیث و علم کلام، تصوف و اصلاح معاشرہ پر عمدہ تحقیقی کتب و رسائل تحریر کئے ہیں، اس مقالے میں آپ کی صرف تالیفات کا مختصر واجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ محمد حیات سندھی کی تالیفات و تصانیف تحقیق و تدقیق سے مزین ہوتی تھیں، ان کی علمی وجاہت و عظمت عرب و عجم کے ارباب علم و فضل میں مسلم تھی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی بلند پایہ تحقیقات و علمی نگارشات کو باوقار انداز سے زیور طباعت سے آراستہ کر کے اہل علم تک پہنچائی جائیں، اور عالم اسلام کو ان کی ہمہ جہت شخصیت سے روشناس کرایا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

---

[40] Ibid, p.508

[41] Ibid, p.491

[42] Balot, Ali Raza Qura, Mujim Tareekh Turathal Islami, (Turkey: Daral Uqba), vol 5, p. 3413